REGD. No. L. 5254

بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

فون نمبر ۴۹

اِنَّ الۡفَضۡلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ
عَسٰۤی اَنۡ یَّبۡعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحۡمُوۡدًا

روزنامہ
الفضل
ربوہ

۲۸ جمادی الاول ۱۳۸۰ھ
فی پرچہ ۱۰ نئے پیسے

جلد ۴۹/۱۴ | ۱۹ نبوت ۱۳۳۹ھش | ۱۹ نومبر ۱۹۶۰ء | نمبر ۲۶۷

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق تازہ اطلاع

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب لاہور

لاہور ۱۷ نومبر بوقت ۸ بجے شب

حضور کی طبیعت آج نسبتاً بہتر رہی۔ آج شام ڈاکٹر ڈونالڈ ہنٹر جو انگلستان کے مشہور فزیشن ہیں۔ اور کرنل امیر چند جو ہندوستان کے ماہر فزیشن ہیں نے مل کر حضور کو دیکھا۔ اور کچھ ہدایات دیں

احباب حضور کی کامل و عاجل شفایابی کے لئے درد دل سے دعائیں جاری رکھیں ؛

خاکسار ڈاکٹر مرزا منور احمد لاہور

صدر پاکستان نے دولتِ مشترکہ کے وزراءِ اعظم کی کانفرنس میں شرکت کی دعوت منظور کر لی

"میں فائدہ نظر آنے کی صورت میں بھی بھارت جاؤں گا" صدر ایوب کا اعلان

راولپنڈی ۱۸ نومبر۔ صدر فیلڈ مارشل محمد ایوب خان نے کل راولپنڈی پہنچکر اس اطلاع کی تصدیق کی کہ وہ کامن ویلتھ کے وزرائے اعظم کی کانفرنس میں شرکت کریں گے۔ آپ نے توضیح ظاہر کی کہ یہ کانفرنس مارچ میں ہوگی۔ صدر نے بتایا کہ وزیراعظم برطانیہ نے مجھے کانفرنس میں شرکت کے لئے خط بھیجا تھا۔ اور میں نے کانفرنس میں شریک ہونا منظور کر لیا ہے ـــ نامہ نگاروں نے صدر سے پوچھا اس صورت میں آپ اگلے سال بھارت کیسے جاسکیں گے؟ صدر نے جواب دیا میرے لئے دورہ بھارت کی کوئی تاریخ مقرر نہیں ہوئی۔ اگر بھارت جانا مفید ہوا تو میں کسی وقت بھی جاسکتا ہوں۔ اب دیکھنا یہ ہے کہ آیا وہاں جانا فائدہ مند بھی ہے۔ صدر سے دریافت کیا گیا کہ آپ امریکہ جانے کا ارادہ بھی رکھتے ہیں صدر نے جواب دیا کہ ابھی ایسی کوئی تجویز میرے سامنے نہیں ہے۔

متحدہ عرب جمہوریہ اور سعودی عرب میں اپنے حالیہ دورے کو صدر نے بڑا دلچسپ ظاہر کیا۔ آپ نے کہا میں اس دورے میں بے شمار لوگوں سے ملا۔ اور پاکستان کے لئے گرمجوشی عقیدت اور مفاہمت کے جذبات پائے۔ شاہ سعود اور صدر ناصر سے میں نے کھل کر بات چیت کی۔ مجھے امید ہے کہ یہ گفتگو مفید ثابت ہوگی یہ دیکھ کر مجھے بڑی مسرت ہوئی کہ وہاں ترقیاتی کام وسیع پیمانے پر جاری ہے۔ مقامی وسائل سے کام لینے کی زبردست جدوجہد جاری ہے اور عوام کو بیش از بیش فائدہ پہنچایا جا رہا ہے

بیرونی ممالک میں امریکی اخراجات کم کرنے کا حکم

دوسرے ملکوں سے پونے تین لاکھ امریکی فوجیوں کو واپس بلا لیا جائیگا

جارجیا ۱۸ نومبر۔ صدر آئزن ہاور نے حکم دیا ہے کہ امریکہ کے مالی وسائل پر بوجھ ہلکا کرنے کے لئے بیرونی ممالک کے اخراجات میں فوری طور پر کمی کر دی جائے۔ امریکہ کے قومی خزانہ میں اس وقت جتنی کم رقم ہے۔ گزشتہ بیس سال میں اتنی کم کبھی نہیں ہوئی ـــ صدر آئزن ہاور نے امریکہ کے ادائیگیوں کے توازن کو بہتر بنانے کے لئے ایک سات نکاتی منصوبے کا اعلان کیا ہے۔ اس میں بیرونی ممالک میں امریکی فوجوں کا خرچ کم کرنے کی تجویز بھی شامل ہے۔ اس صورت میں غیر ممالک میں امریکی فوجیوں کو واپس بلا لیا جائے گا۔ جن کی تعداد ۲ لاکھ چوراسی ہزار بنتی ہے۔ تاہم منصوبے میں کہا گیا ہے کہ جب تک نیٹو میں امریکہ کے دوسرے حلیف ممالک یہ خلا پر نہیں؟ ہم کریں گے۔ اس وقت تک معاہدہ شمالی اوقیانوس کے امریکی فوجیوں میں کمی نہیں کی جائے گی۔

صدر آئزن ہاور نے کہا ہے عرب ممالک اور ایشیا کے دوسرے ملکوں کی اقتصادی حالت سنوارنے کے لئے امریکہ کے مالی وسائل کو مضبوط بنانا چاہیئے۔ آپ نے کہا نیٹو آزاد دنیا کا مضبوط ترین مورچہ ہے۔ اور اسے مضبوط بنانا چاہیئے ؛

امریکہ اور برما میں تبلیغ اسلام کے حالات

دو مفید لیکچر

ربوہ ـــ آج مورخہ ۱۹ نومبر بعد نماز مغرب مسجد محمود میں مبلغ امریکہ مکرم سید جواد علی صاحب اور مبلغ برما مکرم چوہدری منیر احمد صاحب عارف اپنے اپنے علاقہ کے تبلیغی حالات سنائیں گے تمام دوستوں سے درخواست ہے کہ وقت مقررہ پر تشریف لاکر مستفید ہوں۔

(سیکرٹری دار الصدر جنوبی ربوہ)

مولوی غلام احمد صاحب نسیم

اعلائے کلمہ اسلام کی غرض سے ہفتہ کو روانہ ہو رہے ہیں

مکرم مولوی غلام احمد صاحب نسیم شاہدی۔ آپ مورخہ ۱۹/۱۱/۶۰ بروز ہفتہ پونے دو بجے دوپہر کی گاڑی سے اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے پاکستان سے باہر تشریف لے جا رہے ہیں نسیم صاحب ربوہ سے پونے دو بجے روانہ ہو کر لائل پور سے بذریعہ شاہین ایکسپریس کراچی روانہ ہوں گے جہاں سے بذریعہ ہوائی جہاز مورخہ ۲۱/۱۱/۶۰ آگے روانہ ہو جائیں گے احباب کرام اسٹیشن پر پہنچکر اپنے مجاہد بھائی کو دعاؤں کے ساتھ الوداع کہیں (وکالت تبشیر ربوہ)

ربوہ میں منعقد ہونیوالے ثانوی تعلیمی بورڈ کے زونل ٹورنامنٹ میں

ٹی۔ آئی کالج نے باسکٹ بال کی چیمپئن شپ جیت لی

ٹورنامنٹس کے اختتام پر تقسیم انعامات کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب نے ادا فرمائی

ربوہ ۱۸ نومبر۔ پنجاب سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ کے زیر اہتمام ربوہ میں والی بال۔ فٹ بال اور باسکٹ بال کے جو زونل ٹورنامنٹس ۱۶ نومبر کی صبح سے ہو رہے تھے۔ اور جن میں سرگودہا زون کے متعدد کالجوں کی ٹیمیں شریک تھیں کل شام کامیابی کے ساتھ اختتام پذیر ہو گئے۔ امسال پنجاب سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ نے سرگودہا زون کے ٹورنامنٹس کے لئے ربوہ کو منتخب کیا تھا۔ اور بورڈ کی طرف سے محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ان ٹورنامنٹس کے نگران مقرر کئے گئے تھے۔ یہ ٹورنامنٹس نہایت سرگرمی اور جوش و خروش کے ساتھ دو روز جاری رہے۔ ان میں سرگودہا جھنگ اور میانوالی کے متعدد کالجوں کے ایک سو کے قریب کھلاڑیوں نے حصہ لیا۔ نیز متعدد بیرونی کالجوں کے ممبران اسٹاف اور فٹ بال والی بال اور باسکٹ بال کے بعض نامور کھلاڑی ان ٹورنامنٹس کو دیکھنے کی غرض سے ربوہ تشریف لائے۔ اور دونوں دن تعلیم الاسلام کالج کے گراؤنڈز میں خوب گہما گہمی رہی۔

یہ امر قابل ذکر ہے کہ ان ٹورنامنٹس میں

(باقی صفحہ ۸ پر)

روزنامہ الفضل ربوہ
مورخہ ۱۹ رنومبر ۶۰ء

شراب خوری کی لعنت

ہندوستان میں مسلمانوں کے آنے سے جو اخلاقی خوابیاں یہاں کے لوگوں کو پہنچے تھے ان میں سے ایک شراب بندی بھی تھی۔ اس میں کوئی شک نہیں ہے کہ بعض مسلمان حکمران بھی اس سے شغل رکھتے تھے اور کسی حد تک اونچے طبقے خاص کر فوجی طبقے میں اس کا استعمال ہوتا تھا لیکن ہمیں بالوثوق علم ہے کہ شراب یہاں عام طور پر نہیں پی جاتی تھی اگرچہ حکومت کی طرف سے اس پر کوئی خاص پابندی بھی عاید نہیں تھی۔ اکثر بعض منچلے گھر میں کشید کر لیتے تھے تاہم یہ ایک حقیقت ہے کہ عوام شراب خوری سے بری تھے۔ اور ۹۹ فیصدی ایسے عوام تھے جنہوں نے شراب کا نام بھی نہیں سنا ہوتا تھا۔

انگریزوں کی آمد پر ولایتی شراب بھی یہاں پہنچ گئی ورنہ جہاں تک شعرائ کی زبانوں کا تعلق ہے شرابی کا چرچا تھا۔ جہاں تک شعراء کے کلام کا تعلق ہے اگر کوئی اس سے اندازہ لگانے کی کوشش کرے جیسا کہ مغربی تحقیقات کا انداز ہے تو خدا جانے وہ شراب خوری کی عمومیت کے متعلق کیا کیا داستانیں نہ بیان کرنے لگے۔ مگر حقیقت یہ ہے کہ شعراء میں سے بھی خال خال ہی شراب کے رسیا ہوں تو ہوں ورنہ ۹۰ فیصدی شعراء شراب صرف شعروں میں پیتے تھے۔ عینی مشاہدہ بھی شاید کسی کو ہوا ہوگا۔

دنیا میں شراب خوری کی عادت قدیم سے چلی آتی ہے اور اگرچہ اسلام کے زیراثر بہت سے ملکوں سے اس کا رواج جاتا رہا تھا خاص کر ہندوستان سے مگر مغربی اقوام کے عروج سے شراب کو پھر آزادی حاصل ہو گئی ہے اور افسوس ہے کہ پہلے سے بہت زیادہ آزادی حاصل ہو گئی ہے۔ چنانچہ اب دنیا کا شاید ہی کوئی خطہ ایسا ہوگا جہاں جہاں مغربی تہذیب پہنچی ہو اور شراب بھی ساتھ نہ پہنچی ہو۔

جیسا کہ انجیل اور دوسری مذہبی کتابوں حتیٰ کہ قرآن مجید سے بھی معلوم ہوتا ہے قدیم اقوام میں شراب خوری عام رہی ہے چنانچہ قرآن کریم میں امتناع شراب کا حکم اس بارہ کی غمازی کرتا ہے کہ عربوں میں بھی شراب عام طور پر پی جاتی تھی۔ اسلام کے حکم نے یہ اثر کیا کہ نہ صرف عربوں کی شراب خوری صفر کے درجہ تک پہنچ گئی بلکہ جہاں جہاں اسلام گیا وہاں وہاں شراب خوری بھی کم ہوتی چلی گئی۔ جیسا کہ ہم نے اوپر کہا ہے ہندوستان پر بھی یہی اثر ہوا اور اگر یہاں شراب خوری تھی بھی تو وہ بڑی حد تک کم ہو چکی تھی۔ مگر آج پھر برصغیر ہند کی شراب خوری کے متعلق جو حالت ہے اس کا پتہ اخباروں کی خبروں سے معلوم ہوتا رہتا ہے چنانچہ ذیل کی تازہ خبر ملاحظہ ہو۔

"لکھنو ۲۶ راکتوبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ تیسرے پلان میں یوپی کے مزید علاقوں میں شراب پر پابندی نہ لگائی جائے گی۔ یوپی سرکار نے ۱۱ ضلعوں میں شراب بندی کی کامیابی کا جائزہ لینے کے لئے جو کمیٹی بٹھائی تھی۔ اس نے اپنی رپورٹ میں لکھا ہے کہ یوپی میں شراب بندی کامیاب نہیں رہی۔ نیز یہ کہ سرکاری ملازموں میں شراب نوشی کا رجحان بڑھ رہا ہے۔ اور شراب کے متوالوں کی تعداد روزافزوں ہے رپورٹ میں یہ بیان بھی ہے کہ امتناع شراب سے قبل جتنا ٹنکچر جنجر تیار ہوتا تھا۔ اب اس سے چوگنا تیار ہونے لگا ہے۔ کمیٹی نے علاوہ دوسری سفارشوں کے یہ بھی تجویزیں پیش کی ہیں کہ

۱۔ شراب بندی کے علاقوں میں ٹنکچر جنجر کی تیاری پر پابندی لگائی جائے۔

۲۔ شراب بندی کے نفاذ کا کام پولیس کے سپرد کیا جائے۔

۳۔ درسی کتابوں میں شراب بندی پر سبق درج ہوں۔۔۔۔۔"

کمیٹی کی مجلس کی صدارت کرتے ہوئے وزیر آبکاری مسٹر بیتا رام نے کہا کہ سرکار اس نتیجہ پر پہنچی ہے کہ لکھنؤ اور نینی تال میں ابھی شراب بندی کا وقت نہیں آیا ہے۔" (صدق جدید لکھنؤ ۱۱ نومبر ۶۰ء)

کہاں تو وہ عالم تھا کہ مسلم ہند میں ۹۹ فیصدی عوام شراب کا نام تک نہ جانتے تھے۔ اور کجا اب یہ حالت ہے کہ شراب بندی کی مہم اس وجہ سے فیل ہو رہی ہے کہ جہاں جہاں شراب بندی کی جاتی ہے وہاں شرابیوں میں اور بھی اضافہ ہو جاتا ہے۔ یہ ہندوستان کا ہی حال نہیں ہے بلکہ تمام ایشیائی ممالک کا اب یہی حال ہے کہ شراب کھلا پی جاتی ہے نہ صرف غیر مسلموں ہی کی یہ حالت ہے بلکہ افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ خود اسلامی ممالک کی حالت بھی قریب قریب یہی ہے۔ خاص کر ان اسلامی ممالک میں جو یورپ کے نزدیک ہیں حالت بہت ناگفتہ بہ ہے۔ اور ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان صدیوں کی کمی اب پوری کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ خاص دینی حلقوں کو چھوڑ کر تمام مشرق میں اب شراب کا استعمال اسی طرح عام ہوتا جا رہا ہے جس طرح یورپ میں۔ مصر وغیرہ ممالک میں چپہ چپہ پر بار کھلے ہوئے ہیں۔ ہوٹل کھلم کھلا شراب فروخت کرتے ہیں اور پینے والوں کے ہر گھڑی جھمگھٹے لگے رہتے ہیں۔

ہو سکتا ہے کہ یہ ایک مغربی سیاست کی چال ہو اور اس طرح مسلمانوں کے دلوں سے اسلام کو نکال لینے کا ایک ذریعہ شراب خوری کی ترویج بھی ہو۔ اسلام نے جس تحدی سے شراب کو ممنوع قرار دیا ہے شاید دوسرے مذاہب نے نہیں دیا تاہم ہمارا خیال ہے کہ سوا عیسائیت کے جو یورپی بت پرستی کے زیراثر بعض رسوم میں شراب کو ضروری خیال کرتی ہے کسی مذہب نے شرابخوری کو شہ نہیں دی۔ خود عیسائی پادری بھی سوائے خاص رسوم کے شراب قطعاً استعمال نہیں کرتے اگرچہ شاید یہ پابندی کسی مذہبی حکم سے نہیں بلکہ عام اخلاقی لحاظ سے ہے۔

حقیقت یہ ہے کہ مغربی ممالک میں بھی اب شراب کے خلاف آواز اٹھنے لگی ہے۔ اور امریکہ میں تو کئی سال ہوئے حکومت نے شراب بندی کا قانون بھی پاس کیا تھا۔ جس کا وہی حشر ہوا جو ہندوستان کے مذکورہ بالا کوائف سے عیاں ہوتا ہے۔ شراب بندی کی آواز اتنی دفعہ عالم میں بلند ہو چکی ہے کہ جس سے صاف عیاں ہوتا ہے کہ ہر قوم اس سے نالاں ہے لیکن یہ بات باعث حیرت ہے کہ جوں جوں اس کے خلاف آواز اٹھائی جاتی ہے توں توں نت نئی قسم کی شرابیں ساتھ ہی ساتھ ایجاد ہوتی جا رہی ہیں۔ آپ کوئی انگریزی کا رسالہ اٹھا کر دیکھیں تو آپ کو ایک ہی رسالہ میں کئی کئی شرابوں کے اشتہارات نہایت دلآویز طریقوں سے شائع شدہ نظر آئیں گے۔

اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ ابھی تک مغربی عوام صحیح طور پر شراب کی لعنت سے سیر نہیں ہوئے۔ اس سے یہ بھی ظاہر ہوتا ہے کہ شراب خوری کے خلاف جو آواز پیدا ہو رہی ہے وہ عوامی آواز نہیں ہے۔ اور بعض خاص لوگ جو شراب خوری کی لعنت سے متاثر ہوئے ہیں مثلاً پولیس وغیرہ جن کو ان جرائم سے واسطہ پڑتا ہے یہ آواز بلند کر رہے ہیں مگر ابھی شراب کے خلاف عام جذبہ پیدا نہیں ہوا۔ حالانکہ حقیقت یہ ہے کہ شراب خوری کی لعنت عوام کیلئے ہی زیادہ تلخیوں کا باعث ہوتی ہے۔

اس کی ایک بھاری وجہ یہ بھی ہے کہ مادی پرستانہ رجحانات نے ذہنیتیں تبدیل کر دی ہوتی ہیں اور شرابخوری کے حادثات کسی اخلاقی گراوٹ پر مبنی قرار نہیں دئے جاتے بلکہ جس طرح اور حادثات ملک میں ہوتے ہیں اسی طرح ایسے حادثات کو سمجھ لیا جاتا ہے پھر بہت سی اور بداخلاقی کی باتیں جو شراب کے ساتھ برابر کی شریک ہیں مثلاً رقص و سرود۔ عریانی وغیرہ اس طرح تمام ماحول ہی ایسا ہے جس میں شراب اچھی طرح پنپ سکتی ہے اب یہ تو ہو نہیں سکتا کہ کوئی سوسائٹی رقص و سرود اور عریانی کی محفلیں بھی گرم کرے اور شراب کے لحاظ سے بالکل زاہد مرتاض بن جائے اسلئے جبتک تمام سوسائٹی اور ہال نہ کی جائے گی شراب کی ممانعت بھی کامیاب نہیں ہو سکتی کیونکہ انسانی فطرت کا بارہا تجربہ کیا جا چکا ہے کہ اگر اس پر قدغن لگایا جاتا ہے تو وہ بغاوت پر آمادہ ہو جاتی ہے۔ آج دنیا واقعی ایک انقلاب کی طالب ہے ایسا انقلاب جو جسموں کا نہیں بلکہ روحوں کا ہو جسکے ساتھ جسم خود بخود بدل جائیں۔

جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ ۱۹۶۰ء

مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر ۶۰ء کو ربوہ میں منعقد ہوگا!

احباب جماعت کی آگاہی کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جماعت احمدیہ کا جلسہ سالانہ حسب سابق امسال بھی مورخہ ۲۶-۲۷-۲۸ دسمبر کو بمقام ربوہ منعقد ہوگا۔ انشاءاللہ تعالیٰ۔

(ناظر اصلاح و ارشاد)

ملفوظات حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے

مومن کے دل میں شریعت اسلام کے تمام چھوٹے بڑے احکام کا احترام ہونا چاہئے

ہر معاملہ میں رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی نصیحت اور اسوۂ حسنہ پر عمل کرنے کی کوشش کرو

فرمودہ ۳۰ اکتوبر ۱۹۴۶ء بعد نماز مغرب بمقام قادیان

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالے بنصرہ العزیز کے یہ غیر مطبوعہ ملفوظات ہیں جنہیں صیغہ زود نویسی اپنی ذمہ داری پر شائع کر رہا ہے:

فرمایا:

شریعت کے بعض احکام

بظاہر چھوٹے چھوٹے نظر آتے ہیں لیکن اگر ان پر غور کیا جائے۔ تو ان میں اتنی اہمیت ہوتی ہے کہ ان کا ترک کرنا قومی کیریکٹر کو خراب کر دیتا ہے۔ مثلاً اسلام کی خصوصیات میں سے ایک یہ بھی ہے۔ کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر کام میں دائیں کو بائیں پر ترجیح دی ہے۔ پانی پیتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ کھانا کھاتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ وضو کرتے وقت دائیں کو ترجیح دی ہے۔ نہاتے وقت دائیں کو ترجیح دی غرض جتنے اہم کام ہیں ان میں آپؐ نے دائیں کو ترجیح دی ہے۔ سوائے ایسے کاموں کے جن کے اندر ناپاکی کا کچھ پہلو ہو ان میں بائیں کو رکھا ہے۔ مثلاً طہارت بائیں ہاتھ سے کرنی چاہیے۔ یہ جو

دائیں کو فوقیت حاصل ہے

یہ صرف انسانوں ہی میں نہیں بلکہ اکثر جانوروں میں بھی یہ بات پائی جاتی ہے۔ ان میں سے بھی اکثر دائیں ہاتھ سے ہی کام کرتے ہیں گو وہ انسان کی طرح تو نہیں کرتے مگر دائیں سے کام کرنے کی رغبت ان میں بھی پائی ضرور جاتی ہے۔ چنانچہ دیکھ لو گھوڑا اگر کھڑا ہو اور اس کو چلانا چاہو تو وہ پہلے اپنا دایاں پیر استعمال کرتا ہے۔ بعض اور کھاتے پیتے جانور بھی دائیں کو استعمال کرتے ہیں۔ شیر جب بھی پنجہ مارتا ہے دائیں ہاتھ کا مارتا ہے۔ یہ ضروری نہیں کہ جانور بھی انسان ہی کی طرح کرتے ہوں۔ بلکہ اکثریت دایاں ہاتھ استعمال کرنے والے جانوروں کی پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عوام انسانوں میں بھی خواہ وہ کسی قوم سے تعلق رکھتے ہوں کثرت دائیں کے استعمال کی ہے۔ اس سے معلوم ہوتا ہے کہ فطرت نے ہی دائیں کو اہمیت دی ہے

رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے اسی کے تحت دائیں ہاتھ سے کام شروع کرنے کو ترجیح دی ہے۔ قرآن کریم میں بھی اللہ تعالے نے دائیں بائیں کے لئے یمین وشمال کے الفاظ رکھے ہیں۔ قرآن کریم میں اللہ تعالے فرماتا ہے ولو تقوّل علینا بعض الاقاویل لاخذنا منہ بالیمین۔ یعنی اگر یہ شخص ہماری طرف جھوٹا الہام منسوب کر دیتا تو ہم یقیناً اس کو اپنے دائیں ہاتھ سے پکڑ لیتے۔ یہاں بھی یمین کا لفظ بولا گیا ہے۔ غرض اللہ تعالے اور اس کے انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام سب کے سب یمین کو ترجیح دیتے رہے ہیں۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تو اس بات کا اتنا خیال تھا کہ ایک دفعہ آپؐ کی مجلس میں

بہت سے صحابہؓ بیٹھے تھے

کوئی شخص آپؐ کے لئے کچھ دودھ لے کر آیا اور کہا یا رسول اللہ (صلے اللہ علیہ وسلم) یہ دودھ لے لیں۔ آپؐ نے اس سے دودھ لے لیا اس میں سے تھوڑا سا پینے کے بعد آپؐ نے دائیں بائیں دیکھا۔ ممکن ہے کہ اس وقت تنگیٔ رزق ہو یا آپؐ کو خیال آیا ہو کہ حضرت ابوبکرؓ کو کچھ تکلیف ہے۔ کیونکہ ان دنوں ان کی صحت کچھ کمزور تھی۔ آپؐ نے چاہا کہ وہ دودھ حضرت ابوبکرؓ کو دے دیا جائے مگر حضرت ابوبکرؓ آپؐ کے بائیں طرف بیٹھے تھے۔ اور دائیں طرف ایک چھوٹا سا لڑکا بیٹھا تھا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس لڑکے کو دیکھ کر فرمایا کہ حق تو دائیں طرف بیٹھنے کی وجہ سے تمہارا ہے۔ مگر میں یہ دودھ (حضرت) ابوبکرؓ کو دینا چاہتا ہوں اور وہ بائیں بیٹھے ہیں۔ اگر تم اجازت دو تو یہ دودھ میں (حضرت) ابوبکرؓ کو دے دوں۔ وہ لڑکا کہنے لگا اگر حق دائیں والے کا ہے تو میں یہ تبرک نہ دوں گا

یہ ایک عشقیہ رنگ ہے

اس وقت اس لڑکے کو دودھ نظر نہیں آتا تھا۔ بلکہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا تبرک نظر آتا تھا۔ جب اس لڑکے نے یہ کہا کہ میں یہ تبرک نہیں چھوڑتا تو آپؐ نے وہ دودھ اسی لڑکے کو دے دیا۔ عام طور پر اتنے چھوٹے لڑکوں کو مجلس میں دور بٹھایا جاتا تھا۔ مگر اس دن وہ لڑکا اتفاقاً رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس بیٹھا تھا اب دیکھ لو رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کا دل چاہتا تھا کہ دودھ (حضرت) ابوبکرؓ کو دے دیں۔ مگر آپؐ نے دائیں کو ملحوظ رکھا اور دودھ انہیں نہ دیا۔ اس سے معلوم ہوا کہ رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خاص طور پر دائیں کا خیال تھا۔ مگر اس زمانے میں

ان باتوں کو نظر انداز کیا جا رہا ہے

جیسا کہ میں دعوتوں میں عرصہ سے یہ نظارہ دیکھ رہا ہوں کہ لوگ بائیں طرف سے کھانا تقسیم کرنا شروع کرتے ہیں۔ حالانکہ یہ چیز اسلام کی خصوصیات اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے طرز عمل کے بالکل خلاف ہے پھر بھی لوگ اس کی پروا نہیں کرتے۔ مثلاً آجکل شمس صاحب آئے ہوئے ہیں۔ اور سارے قادیان میں ان کی دعوتیں ہو رہی ہیں۔ مجھے بھی بلایا جاتا ہے۔ دعوت کرنے والوں کی خواہش ہوتی ہے کہ سب سے پہلے خلیفہ کے سامنے چائے یا کھانا رکھا جائے۔ ان کی خواہش تو درست ہے مگر میرے سامنے کھانا رکھنے کے بعد وہ

ملفوظات حضرت مسیح موعود علیہ السلام

اسلام کی کامل پیروی کے خوشکن ثمرات

"واضح ہو کہ جب کوئی اپنے مولےٰ کا سچا طالب کامل طور پر اسلام پر قائم ہو جائے۔ اور نہ کسی تکلف اور بناوٹ سے بلکہ طبعی طور پر خدا تعالےٰ کی راہوں میں ہر ایک قوت اس کے کام میں لگ جائے تو آخری نتیجہ اس کی اس حالت کا یہ ہوتا ہے کہ خدا تعالےٰ کی ہدایت کے اعلیٰ تجلیات تمام حجب سے مبرّا ہو کر اس کی طرف رُخ کرتے ہیں۔ اور طرح طرح کے برکات اس پر نازل ہوتے ہیں۔ اور وہ احکام اور وہ عقائد جو محض ایمان اور سماع کے طور پر قبول کئے گئے تھے اب بذریعہ مکاشفات صحیحہ اور الہامات یقینیہ قطعیہ مشہود اور محسوس طور پر کھولے جاتے ہیں۔ اور مغلقات شرع اور دین کے اور اسرار سربستہ ملّت حنیفیہ کے اس پر منکشف ہو جاتے ہیں۔ اور ملکوت الٰہی کا اس کو سیر کرایا جاتا ہے۔ تا وہ یقین اور معرفت میں مرتبۂ کامل حاصل کرے۔ اور اس کی زبان اور اس کے بیان اور تمام افعال اور اقوال اور حرکات وسکنات میں ایک برکت رکھی جاتی ہے اور ایک فوق العادت شجاعت اور استقامت اور ہمّت اس کو عطا کی جاتی ہے۔"

بائیں طرف کھانا رکھنا شروع کر دیتے ہیں اس کی وجہ یہ ہوتی ہے کہ ان لوگوں (یعنی شمس صاحب اور السید منیر الحصنی) کو انہوں میرے بائیں طرف بٹھایا ہوتا ہے اور چونکہ خلیفہ کے بعد ان مہمانوں کا حق سمجھا جاتا ہے اس لئے مجبوراً ان کو بائیں طرف سے شروع کرنا پڑتا ہے مگر

یاد رکھنا چاہئیے

کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے زیادہ اعزاز کسی اور کا نہیں ہو سکتا۔ جب محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ سب کام دائیں سے شروع کرنے چاہئیں تو دوسرا کون ہو سکتا ہے جو کہے کہ بائیں سے شروع کرو اس لئے اگر مہمان کو میرے بائیں بٹھانے ہی تو چاہئیے کہ خواہ مہمان بائیں بیٹھے رہیں کھانا دائیں سے شروع کیا جائے تا کہ غلطی کرنے والے کو سزا ملے اور اس نے جن مہمانوں کی دعوت کی ہے ان کو سب سے بعد میں کھانا ملے۔ اگر وہ غلطی سے کھانا بائیں ہی کو پھیر دے گا تو دوسری دفعہ اس کو یاد نہیں آ سکے گا اس لئے ضروری ہے کہ بائیں طرف مہمان بٹھانے والا دائیں سے شروع کرے تا کہ اس کو اس غلطی کی سزا ملے آجکل بہت سے لوگ غلطی کی سزا کو صرف سزا ہی سمجھتے ہیں اصلاح نہیں سمجھتے حالانکہ

سزا کی اصل غرض

اصلاح ہوتی ہے۔ ہمارے اکثر آئمہ اپنے نفس کو خود سزا دیا کرتے تھے۔ اسی طرح حضرت عیسےٰ علیہ السلام کی رہبانیت جب تک ان کے متبعین میں رہی۔ ان کی قوم کے بزرگ بھی اپنے نفس کی اصلاح کے لئے اپنے آپ کو کئی قسم کی سزائیں دیا کرتے تھے۔ ایک بزرگ کے متعلق ذکر آتا ہے کہ وہ ساری رات اپنے آپ کو کوڑے مارتے رہتے تھے تو دیکھو وہ اپنے نفس کو خود سزا دیتے تھے۔

ایک اعلےٰ نکتہ

اصلاح کا ہوتا ہے۔ پس سزا ٹلانے کے قابل نہیں ہوتی۔ بلکہ وہ ضرور دینی چاہئیے تا کہ نفس کی اصلاح ہو یہ تصوّف کی بات ہے اور صلحاء میں نفس کو سزا دینا اصولی نکتہ سمجھا جاتا ہے۔ اور ہمیشہ سے اس پر عمل ہوتا چلا آیا ہے۔ ایک دفعہ میں نے فیصلہ کیا کہ جب تک اللہ تعالےٰ میری فلاں بات منظور نہیں کرے گا میں چارپائی پر نہ سوؤں گا بلکہ زمین پر سوؤں گا اور اس طرح اپنے نفس کو سزا دوں گا۔ مگر پہلی ہی رات اللہ تعالےٰ نے اپنا فضل کر کے مجھے کہہ دیا کہ تمہاری وہ بات منظور کی جاتی۔ ہے جاؤ چارپائی پر سوؤ۔ تو بات یہ ہے کہ اگر سزا اصولی ہو۔ اور اس میں نمائش کا دخل نہ ہو تو تصوّف کا حصہ ہے۔ بعض لوگ اپنے آپ کو بھوکا رکھنے کی سزا دیتے ہیں اور کئی کئی دن فاقوں میں گذار دیتے ہیں۔ بعض لوگ اپنے آپ کو جاگتے رہنے کی سزا دیتے ہیں۔ اور متواتر کئی کئی دن نہیں سوتے۔ اور اس رنگ میں اپنی غلطی کا کفارہ کرتے ہیں ان دعوتیں کرنے والوں کو بھی چاہئیے کہ وہ مہمان کو میرے دائیں بٹھائیں تا کہ وہ دائیں سے کھانا پانے شروع کر سکیں۔ ورنہ اگر وہ مہمان کو بائیں بٹھاتے ہیں تو اپنے اوپر یہ سزا لیں کہ مہمان کے سامنے بھی نہ کھانا رکھیں۔ مگر ہر حالت میں شروع دائیں طرف سے ہی کیا جائے اور ہمیشہ

دائیں کو سب کاموں میں ملحوظ رکھا جائے

اب خدا تعالےٰ نے غیر اسلامی لوگوں میں بھی اس کا احساس پیدا کر دیا ہے۔ یورپین قومیں تو کیپ لیفٹ (KEEP LEFT) پر عمل کرتی ہیں مگر امریکہ والے کیپ رائٹ (KEEP RIGHT) پر عمل کرتے ہیں۔ اور وہ سڑک کے دائیں طرف چلتے ہیں۔ وہ کہتے ہیں دائیں چلنے سے بائیں طرف سڑک پر نظر ہوگی۔ اور دوسری طرف سڑک کی دیوار ہوگی۔ اس لئے ٹریفک (TRAFFIC) میں حادثات کا زیادہ خطرہ نہ ہوگا۔ اس لئے وہ موٹر دائیں طرف چلاتے ہیں اور ڈرائیور کی سیٹ موٹر میں بائیں طرف ہوتی ہے۔ میں جب سفر یورپ پہ گیا تو فلسطین کے ہائی کمشنر نے میری دعوت کی۔ جب کھانا شروع ہوا تو میں نے چھری کانٹا دائیں ہاتھ سے پکڑا۔ جب انہوں نے مجھے دائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑے ہوئے دیکھا تو انہوں نے بھی ایسا ہی کیا اور دائیں ہاتھ سے کھانا شروع کر دیا۔ حالانکہ وہ بائیں ہاتھ میں چھری کانٹا پکڑنے کے عادی تھے۔ اور

یورپین قومیں اسی طرح کرتی ہیں

ان کی دو باتیں میں نے بہت زیادہ محسوس کیں۔ ایک تو یہ کہ جب انہوں نے دعوت کے لئے کہلا بھیجا۔ تو میں نے انہیں پہلے سے اطلاع کر دی تھی کہ میں عورتوں سے مصافحہ نہیں کروں گا۔ جب ان کے مکان پر دعوت کے لئے گئے تو چونکہ میں نے پہلے سے کہلا بھیجا تھا کہ عورت سے مصافحہ نہیں کرنا۔ انہوں نے سمجھا کہ عورت کو پاس بھی نہیں بٹھائیں گے۔ جب ان کا پرائیویٹ سیکرٹری ان کی بیوی کو میرے پاس کی کرسی پر بٹھانے لگا تو انہوں نے منع کر دیا کہ ان کے پاس نہ بٹھاؤ بیوی سے ان کی دو باتیں نوٹ کیں۔ ایک تو یہ کہ انہوں نے ہمارے جذبات کا خیال رکھا اور دوسرے یہ کہ مہمان کے احترام کے لئے انہوں نے بائیں ہاتھ سے نہ کھایا۔ بلکہ دائیں سے کھایا۔ جب غیر اتنا لحاظ کرتے ہیں تو کیا مسلمان کہلانے والے محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا لحاظ نہیں کریں گے۔ وہ ایک عیسائی تھا اور اس جگہ کا حاکم تھا۔ اس کے مقابلہ میں میں رعایا تھا۔ مگر اس نے میرا احترام کیا اور جب مجھے دائیں ہاتھ سے کھاتے دیکھا تو اس نے بھی

دائیں سے کھانا شروع کر دیا

بعد میں اس کے متعلق ان سے بات چیت ہوئی اور میں نے ان پر ظاہر کیا کہ "اسلام کا حکم ہے کہ دائیں ہاتھ سے کھانا کھاؤ"۔ تو وہ کہنے لگے ہاں ہاں بڑی اچھی بات ہے اور فطرت کے بھی مطابق ہے۔ پس مومن کے دل میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بہت زیادہ احترام ہونا چاہئیے۔ جو لوگ چھوٹی باتوں میں رسول کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا احترام نہیں کرتے وہ بڑی باتوں میں تو بالکل ہی نہیں کر سکتے۔ (باقی)

وقفِ جدید کے متعلق ایک ضروری تاکید

وقفِ جدید کا ذکر کرتے ہوئے حضور ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز نے فرمایا:

"میں احباب جماعت کو تاکید کرتا ہوں کہ وہ اس تحریک کی اہمیت کو سمجھیں۔ اور اس کی طرف پوری توجہ کریں اور اس کو کامیاب بنانے میں پورا زور لگائیں اور کوشش کریں کہ کوئی فرد جماعت ایسا نہ رہے جو صاحب استطاعت ہوتے ہوئے اس چندہ میں حصہ نہ لے۔"

حضور کے اس ارشاد پر خود بھی عمل پیرا ہوں اور دوسرے سب ملنے والوں کو بھی اس پر کاربند ہونے کی تلقین کرتے رہیں۔ جزاکم اللہ احسن الجزاء (انچارج وقف جدید)

فوری ضرورت

دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں ایک انسپکٹر کی فوری ضرورت ہے۔ خواہشمند احباب اپنی درخواستیں مقامی قائد خدام الاحمدیہ کی سفارش کے ساتھ ۲۰ نومبر ۶۲ء تک دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں بھجوا دیں مندرجہ ذیل شرائط کا ہونا ضروری ہے:۔

(۱) صحت اچھی ہو۔ دورہ کا کام بخوبی کر سکتا ہو۔

(۲) مجالس کے حسابات چیک کر سکتا ہو۔

(۳) تقریر کر سکتا ہو اور خدام الاحمدیہ کی غرض و غایت اچھی طرح بیان کر سکتا ہو۔

تنخواہ صدر انجمن احمدیہ کے مطابق ۵۰-۳-۸۰ کے گریڈ میں ۵۰/- روپے اور ۲۵ روپے گرانی الاؤنس ملے گی۔ خواہشمند ۲۶ نومبر ۶۲ء بروز ہفتہ چار بجے شام دفتر خدام الاحمدیہ مرکزیہ میں تشریف لے آئیں اپنے خرچ پر۔ (معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ۔ ربوہ)

نمایاں کامیابی اور درخواست دعا

صاحبزادہ میاں قمر احمد صاحب ابن صاحبزادہ میاں ظفر احمد صاحب کو عرصہ چار سال سے نشانہ بازی کے مقابلہ میں نمایاں کامیابی حاصل ہوتی رہی ہے۔ اس سال پھر صاحبزادہ صاحب موصوف نشانہ بازی میں فرسٹ آئے رہے اور بطور انعام ایک کپ حاصل کیا الحمد للہ علےٰ احسانہ اللہ تعالےٰ سے دعا ہے کہ انہیں مزید ترقیات عطا فرمائے آمین

ان دنوں صاحبزادہ ظفر احمد صاحب کی صحت کچھ خراب ہے۔ احباب جماعت کی خدمت میں التماس ہے کہ صاحبزادہ صاحب کی صحت۔ درازی عمر۔ نیز ان کے مقاصد میں کامیابی کے لئے دعا کی جائے۔

(زینت ابوبکر لکھنوی سیکرٹری اصلاح و ارشاد لجنہ ڈھاکہ)

دعائے مغفرت

مکرم راجہ نصر اللہ خانصاحب مؤرخہ ۲ اپریل بروز جمعہ ڈیڑھ بجے لاہور میں دل کی حرکت بند ہو جانے سے انتقال فرما گئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون مرحوم راجہ سردار خانصاحب چیف پروگرام آفیسر اکنامکس آفیسرز کراچی کے بڑے بھائی تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ مرحوم کے درجات بلند فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا کرے۔ آمین ثم آمین (مرزا محمد لطیف کراچی)

اسلام پر غیر مسلم مضمون نگاروں کے اعتراض کا جواب

از مکرم عباد اللہ صاحب گیانی (۳)

تاریخ ہماری اس طرف راہنمائی کرتی ہے کہ آریوں کے آنے سے قبل بھی ہندوستان میں متمدن اور مہذب لوگ آباد تھے۔ اور ان کا اپنا معاشرہ تھا جو آریوں کے معاشرے سے بالکل الگ تھلگ تھا اور ان بدیشی حملہ آور آریوں نے ہندوستان پر قبضہ جمانے کے بعد نہ صرف ان قدیمی باشندوں کے معاشرے کو ہی ملیامیٹ کر دیا بلکہ خود انہیں بھی جنگلوں اور پہاڑوں میں چھپ کر زندگی بسر کرنے پر مجبور کر دیا اور ان کے آباد شہر اور گھر ان سے چھین لئے۔ چنانچہ ایک ہندو ودوان پنڈت جناردھن بھٹ ایم اے نے اس سلسلہ میں یہ حقیقت قلم بند کی ہے کہ:۔

"ایک زمانہ تھا جب آریوں کے یہاں آنے سے پہلے اس ملک میں دراوڑوں کی طوطی بول رہی تھی ان کی تہذیب اونچی تھی ان کا دھرم ترقی یافتہ تھا۔ ان کا لٹریچر اعلیٰ درجہ کا تھا ان کی زبان شستہ تھی۔ الغرض ہر ایک بات میں وہ اس زمانہ کی دیگر اقوام سے ٹکر لیتے تھے۔ آریوں کا انہوں نے بہت دنوں تک مقابلہ کیا۔ مگر آخر کار وہ آریوں سے ہار گئے اور دکن میں جا کر آباد ہو گئے۔"

(رسالہ سدھا لکھنؤ جنوری ۱۹۲۹ء)

اس سے صاف ظاہر ہے کہ آریوں نے ہندوستان پر حملہ کر کے ہندوستان کے اصل باشندوں کو جو بہت اونچی تہذیب اور ترقی یافتہ مذہب کے حامل تھے ان کے گھروں سے بیدخل کر کے دکن کی طرف دھکیل دیا اور ان کے اعلیٰ معاشرے کا نام و نشان ہی مٹا دیا۔ آج پنجاب اور سنٹرل انڈیا وغیرہ علاقوں میں دراوڑوں کے تمدن اور کلچر کا پتہ چلنا تو ایک طرف رہا خود ان کا بھی کوئی نام و نشان نہیں ملتا۔ گویا کہ وہ یہاں کبھی آباد ہی نہیں تھے۔

آریہ لوگ (جن کو بنس ہونے کا) پروفیسر صاحب موصوف کو فخر ہوگا۔ اپنے مخالفوں اور مفتوحوں سے کیا برتاؤ کیا کرتے تھے۔ وہ ایک غیر مسلم ودوان سوامی بودھانند جی کی زبان سے ہی سنیئے:۔

"آریہ لوگ اپنے مخالفوں کو جڑ سے کاٹ ڈالتے۔ ان کی دولت چوپائے، زمین اور قلعے چھین لینے پر ہمیشہ مستعد رہتے تھے۔ اور وہ انہیں پہاڑوں پر سے دھکیلتے ان کی کھالیں کھینچتے۔ اور ان کی حاملہ عورتوں تک کو مار ڈالتے تھے۔ وہ ان کے شہروں اور قلعوں کو برباد کرتے اور انہیں جلا دیتے تھے۔ یہ سب ان کی دشمنی کے روشن ثبوت ہیں"

(بھارت کے مول باسی اور آریہ صفحہ ۳۳)

اس حوالہ سے جو خود ایک غیر مسلم ودوان کی کاوش کا نتیجہ ہے ناظرین بہت آسانی سے یہ سمجھ سکتے ہیں کہ آریہ حملہ آوروں نے بھارت کے قدیمی معاشرے کا کیا حشر کیا تھا۔ اور ایسے لوگ جن کے آباؤ اجداد اپنے مخالفوں کو نیست و نابود کرنے میں ہمیشہ تاک رہتے تھے آج اسلام ایسے صلح اور آشتی کے مذہب پر بے بنیاد اعتراض کرنے کا کیا حق رکھتے ہیں کہ اس کی آمد سے بھارت کے معاشرے کا تمام ڈھانچہ درہم ہو گیا تھا۔

الغرض ہندوستان کے اصلی اور قدیمی باشندوں (دراوڑوں) پر آریہ حملہ آوروں نے جو ظلم کئے وہ ایک بہت لمبی اور خونی داستان ہے۔ اور اسکے بعد یعنی اسلام کی آمد تک آریوں اور غیر آریوں میں کشت و خون کا بازار خوب گرم رہا اور آریہ لوگ جب بھی زور پکڑتے رہے اپنے مخالفوں کو نیست و نابود کرتے رہے۔ آریوں کے معاشرے کا ایک طرۂ امتیاز یہ بھی تھا کہ اس میں کسی بھی غیر ویدک دھرمی کے لئے کوئی جگہ نہ تھی۔ چنانچہ اس سلسلہ میں ان کا بنیادی اصل یہ تھا کہ:۔

"جو شخص وید اور عابد لوگوں کی تصنیف شدہ کتابوں کی۔ جو وید کے مطابق ہوں تحقیر کرتا ہے۔ اس ویدوں کی مذمت کرنے والے منکر کو ذات پنگت (یعنی کھانے والوں کی جماعت) اور ملک سے نکال دینا چاہیئے"

(منوسمرتی ادھیائے ۲ شلوک و ستیارتھ پرکاش سملاس ۳ دفعہ ۵۲)

اس صورت میں پروفیسر صاحب خود ہی غور فرما لیں کہ انہوں نے اسلام پر جو الزام دیا تھا۔ اس کی حقیقت باقی رہ جاتی ہے اور ویدک دھرم نے دوسرے لوگوں کے بارہ میں کیا تعلیم دی ہے؟ آریہ حملہ آوروں کا ہندوستان کے اصلی باشندوں کے ملک پر قبضہ جمانے کے بعد ان کو گھروں سے نکال دینا دراصل اسی تعلیم کا نتیجہ تھا۔ کیونکہ اس میں کسی غیر ویدک دھرمی کے لئے کوئی گنجائش یا رعایت ہی نہیں ہے

ہندوستان میں جب اسلام آیا۔ آریوں (جینیوں) اور بودھوں میں زبردست ٹکراؤ تھا گو آریہ لوگ بدھوں کو پے در پے شکستیں دے کر ان کے سیاسی اقتدار کو بہت حد تک ختم کر چکے تھے تاہم بدھوں میں ابھی کچھ جان باقی تھی اور وہ لاکھوں کی تعداد میں موجود تھے۔ آریوں نے ابھی ان پر پوری طرح قابو نہیں پایا تھا۔ جیسا کہ ایک ہندو ودوان سوامی نیکشورانند جی بیان کرتے ہیں کہ:۔

"ویدک دھرم نرنتر ہزار برس کے سنگرام کے بعد بدھ دھرم کو ابھی پورنتا سے پراجت بھی نہ کر پایا تھا کہ عرب کی اور سے ایک اور دیپتی کا کالا بادل امڈ پڑا"

(شروت کھنڈ مرت ہندی حصہ دوم صفحہ ۸)

اس سے حقیقت واضح ہوتی ہے کہ اسلام سے قبل ایک ہزار سال سے آریوں اور بدھوں میں خوب ٹکراؤ چلا آ رہا تھا۔ اور یہ دونوں مذاہب آپس میں خوب گتھم گتھا ہو رہے تھے ابھی آریوں نے پوری طرح بدھوں کو شکست نہیں دی تھی کہ اسلام ہندوستان میں وارد ہو گیا۔ اس ہزار سال کے جنگ و جدل میں آریوں نے بدھوں اور جینیوں پر کیا کیا ستم ڈھائے وہ بہت لمبی داستان پر مشتمل ہیں تاہم ذیل میں ہم اس سلسلہ میں کچھ عرض کئے دیتے ہیں چنانچہ شوبرت لال ایم اے کا بیان ہے کہ:۔

"جینی شاستر ارتھ (مباحثہ) کرنے والے بالعموم بے خوف اور معصوم نیتی (دیانت پسند) ہوا کرتے تھے۔ جو انضباط نفس کے ..... مجسم تصویر بنے ہوئے سامنے آتے تھے۔ دوسرا مخالف (آریہ) گروہ ان کے برعکس تھا۔ جب اس کا کوئی داؤ پیچ نہ چلا کھسیانہ ہو گیا۔ تو سب کی زبان سے متفق فتویٰ برآمد ہوا کہ "ان کو کھولتے ہوئے تیل کے کڑاہوں میں ڈال کر جلا دو ان کی کتابیں چھین کر دریا میں غرق کر دو"...... ملک کے اس سرے سے اس سرے تک بے تمیزی کا آتش کدہ مشتعل ہو گیا ...... معصوم انسانی ہمدرد۔ تمام موجودات کی محبت کا دم بھرنے والے انسان زندہ در آتش کر کے خشک ایندھن کی طرح سوخت کر دئے گئے یہ بھی کوئی دھرم ہے۔ کیا یہ ایشور کا آئین ہے۔ کیا یہ انسانیت ہے۔

ہندو آج بڑے سیدھے سادے بنتے ہیں۔ کیا یہ مظالم کے کرنے ان کو یاد نہیں ...... ظلم کی حد ہو گئی۔ تیمور لنگ۔ اور نادر شاہ کے قتل عام کی ان واقعات کے سامنے کیا حقیقت ہے۔ جینی بے رحمی سے مارے گئے۔ یہی سلوک بدھوں کے ساتھ ہوا۔ بودھ یا تو غائب ہو گئے۔ یا انہوں نے تبت کے پہاڑوں کی طرف بھاگ کر جان بچائی" (جین دھرم صفحہ ۳۱ تا ۳۵)

الغرض اکثر لوگ جو آج اپنی مظلومیت کا ڈھنڈورہ پیٹ رہے ہیں اور مسلمان حکمرانوں پر بالکل غلط اور بے بنیاد الزام دے رہے ہیں وہ خود اپنے مخالفوں کا بے دریغ کشت و خون کرتے رہے ہیں۔ تاریخ سے یہ تلخ حقیقت واضح ہے کہ ویدک دھرمی راجے وقتاً فوقتاً بودھوں کے قتل عام کے احکام بھی جاری کرتے رہے اور ان کے اس قسم کے احکام کے نتیجہ میں بدھوں کے بچوں، عورتوں، بوڑھوں اور جوانوں کا بے دریغ خون بہایا جاتا رہا۔ چنانچہ پنڈت بھیم سین اشٹا وی ورجہ سود هنواکے ویدک دھرم میں شمولیت کا ذکر کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ:۔

"اس نے اپنے ملازموں کو مخالفین وید کے مارنے کا تاکیدی حکم دیا کہ ہمالیہ سے لے کر سیتو بند رامیشور تک ناستکوں اور بدھوں کے جس قدر بچے، بوڑھے اور جوان ملیں ان سب کو مار ڈالو۔ اور اگر کوئی میرا ملازم ناستکوں (بودھوں) کا ناش نہ کرے گا۔ تو ایسی حالت میں اسکو بھی سزائے موت دے دی جائے گی"

(رسالہ برہمن سرو سو جلد ۱۱ صفحہ منقول از کتاب شنکر وگ وجے)

اب ان حالات میں کون سچائی پسند یہ باور کر سکتا ہے کہ اسلام سے قبل ہندوستان کا معاشرہ بغیر کسی اتار چڑھاؤ کے چپ چاپ اپنی ڈگر پر چل رہا تھا۔ اگر موجودہ زمانے کے ہندو ودوان اس قتل و غارت اور کشت و خون کا نام امن اور سکون رکھیں گے۔ تو پھر ان کے نزدیک بدامنی اور غارت گری کسے کہا جائیگا؟

—— (باقی) ——

خط و کتابت کرتے وقت چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیا کریں

سکھوں کے ایک جلسہ میں احمدی مبلغ کی تقریر

ہبلی علاقہ میسور میں پہلی دفعہ سکھ بھائیوں کی طرف سے حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کا باقاعدہ جنم دن منایا گیا۔ اور اس کے لئے باقاعدہ تین دن ۔ ۱-۲-۳ نومبر کو جلسہ کا انتظام کیا گیا۔ چونکہ ہبلی میں اب کافی تعداد میں سکھ دوست مقیم ہیں اس لئے سندھی اور پنجابیوں نے مل کر اس تقریب کو منایا۔ ہمارے سکھ دوستوں کی طرف سے جماعت احمدیہ ہبلی اور بالخصوص مکرم چوہدری مبارک علی صاحب مبلغ انچارج علاقہ میسور (بنگلور) جو ان دنوں ہبلی میں ہی تھے کو مدعو کیا گیا تھا۔

چنانچہ ۳ نومبر کو ۱۱ بجے سے ۱۲ بجے دوپہر تک مکرم چوہدری مبارک علی صاحب نے حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کی سوانح عمری اور آپؒ کے مسلمان فقیروں اور بادشاہوں کے ساتھ تعلقات پر روشنی ڈالی۔ اس کے بعد رات کے وقت جلسہ کا پروگرام تھا۔ جس میں ایک سکھ دوست کے علاوہ تقریری پروگرام میں صرف مولوی مبارک علی صاحب کی ہی تقریر تھی۔ آپ نے پہلے جماعت احمدیہ کے نمائندہ ہونے کی حیثیت سے حضرت گورو بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار فرمایا۔ اس کے بعد باباجیؒ کی پیدائش اور ابتدائی زندگی کو تفصیل سے بیان کیا آپ کی اللہ تعالیٰ سے محبت کا ذکر کرتے ہوئے آپ نے بتایا کہ اللہ تعالیٰ نے آپکو الہام سے نوازا تھا۔

چوہدری صاحب کی تقریر اگرچہ اردو میں تھی۔ مگر تقریر کے دوران میں آپ نے اکثر شعر پنجابی زبان میں پیش کیں جن کو حاضرین نے بہت پسند فرمایا۔

آپ کی تقریر اور طرز بیان سے متاثر ہو کر سکھ معززین نے آپ کو پنجابی Association کی انگزیکٹو کمیٹی کا ممبر ہونے کی پیش کش کی۔ جلسہ میں تقریباً چھ صد کی حاضری تھی۔ ہماری جماعت کے اکثر دوست جلسہ میں شامل ہوئے۔

(پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ ہبلی)

تعلیم الاسلام کالج میں ایک انعامی اردو مباحثہ
تعلیم الاسلام کالج یونین کے زیر اہتمام

ایک انعامی تقریری مباحثہ بعنوان "قومی ترقی افراد کی ذہنی نظریات کی رہین منت ہے" بروز جمعرات بتاریخ ۱۰/۱۲ تعلیم الاسلام کالج ہال میں بوقت ۶½ بجے شام منعقد ہوا۔ تمام ہال سامعین سے پر تھا اور کالج سکول اور جامعہ احمدیہ کے اساتذہ کرام اور طلباء کے علاوہ اہالیان ربوہ بھی کثیر تعداد میں موجود تھے۔ مباحثہ میں ۴۲ مقررین نے حصہ لیا۔ جن میں تعلیم الاسلام کالج کے علاوہ جامعہ احمدیہ اور تعلیم الاسلام ہائی سکول کے نامور مقررین بھی شامل تھے۔ مباحثہ تقریباً ۲½ گھنٹے تک جاری رہا۔ اور آخر میں سامعین کی بہت بڑی اکثریت نے قرارداد کے حق میں رائے دی۔ منصفین کے فرائض مکرم چوہدری ظہور احمد صاحب باجوہ ایڈیشنل ناظر اصلاح و ارشاد۔ مکرم شیخ مبارک احمد صاحب نائب ناظر تعلیم اور مکرم چوہدری محمد شریف صاحب خالد لیکچرار تعلیم الاسلام کالج نے سرانجام دئیے۔ جج صاحبان کے فیصلہ کے مطابق قریشی عبدالرشید صاحب تعلیم الاسلام کالج اوّل ۔ منور احمد صاحب تعلیم الاسلام کالج دوم اور ملک عبدالباسط صاحب تعلیم الاسلام کالج سوم ۔ اور محمد کریم قمر صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول چہارم قرار پائے ان کے علاوہ قاضی منعم الدین صاحب جامعہ احمدیہ ۔ اور جاوید احمد صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول بھی خاص انعامات کے مستحق قرار پائے۔ چونکہ محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب پرنسپل تعلیم الاسلام کالج ناسازئ طبیعت کی بناء پر تشریف نہ لا سکے اس لئے پروفیسر ڈاکٹر حمید سلطان محمود شاہد صاحب ایم۔ ایس۔ سی۔ پی۔ ایچ ڈی (لنڈن) صدر کالج یونین نے انعامات تقسیم کئے۔

(جائنٹ سیکرٹری تعلیم الاسلام کالج یونین)

دعائے مغفرت

میرے خسر مکرم مولوی نور الٰہی صاحب مورخہ ۱۰ دسمبر بروز جمعرات بوقت ۱۰ بجے قبل دوپہر . . . . . .

وفات پاگئے ہیں انا للہ وانا الیہ راجعون

مرحوم حضرت مسیح موعود علیہ السلام کے صحابی تھے اور موصی تھے آپ امانتاً . . دفن کئے گئے ہیں۔ آپ ضلع گورداسپور کے رہنے والے تھے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت کے اعلیٰ مدارج عطا فرمائے۔ اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے

(رانا محمد دین گول بازار۔ ربوہ)

ٹانگانیکا (مشرقی افریقہ) میں جماعت احمدیہ کے زیر اہتمام

ایک کامیاب جلسہ

(از مکرم ڈاکٹر طفیل احمد صاحب ڈار پریذیڈنٹ جماعت احمدیہ موروگورو ٹانگانیکا)

مورخہ ۲۹/۱۲ کو شام کے پانچ بجے کمیونٹی سنٹر کے ہال میں جماعت احمدیہ موروگورو کی طرف سے ملک میں ذمہ وار حکومت کے قیام کی خوشی میں جلسہ منعقد کیا گیا۔ جماعت دارالسلام کے بہت سے احباب جلسہ کی کارروائی میں شامل ہوئے۔ مکرم شیخ امری عبیدی صاحب مبلغ سلسلہ عالیہ . . . اور ممبر لیجسلیٹو کونسل ٹانگانیکا و میئر (Mayor) دارالسلام شہر مہمان خصوصی کی حیثیت سے دارالسلام سے بذریعہ کار تشریف لائے۔ نیز مکرم فضل کریم صاحب ڈار امیر جماعت احمدیہ دارالسلام بھی احمدی احباب کے ہمراہ تشریف لائے۔ یہاں کی پولیٹیکل برسر اقتدار پارٹی ٹانگانیکا نیشنل یونین (TANU) کے بہت سے احباب نے جلسہ میں حصہ لیا۔ ٹاؤن کے پراونشل سیکرٹری مسٹر رشیدی جمعرانی صاحب نے جو کہ احمدی ہیں بہت اخلاص سے کام کیا اور جلسہ کو کامیاب بنایا۔ جلسہ میں ڈسٹرکٹ آفیسر D-O بنک کے منیجر صاحب، تاجر۔ ڈاکٹر امیر و غریب سب قسم کے لوگ شامل ہوئے ہال کھچا کھچ بھرا ہوا تھا بلکہ لوگ باہر دروازوں۔ کھڑکیوں میں جلسہ کی کارروائی سن رہے تھے۔ سب سے پہلے قرآن کریم کی تلاوت ایک افریقن دوست نے کی۔ بعد ازاں خاکسار نے انگریزی زبان میں مختصر تقریر کی۔ اس کے بعد عبیدی صاحب نے تقریباً نصف گھنٹہ سواحیلی زبان میں تقریر فرمائی۔ جس میں آپ نے ملک کی ترقی لوکل گورنمنٹ کے اختیارات افریقن لوگوں کو سونپے جانے پر خوشی کا اظہار کیا۔ نیز جماعت احمدیہ کے متعلق بہت سی غلط فہمیوں کا ازالہ کیا۔ آپ نے اپنی ایک سواحیلی نظم (جو ملک کی آزادی اور اسلام کی تعلیم کے متعلق تھی) کے کچھ اشعار پڑھ کر سنائے۔

جلسہ کے بعد بہت سے لوگوں نے جلسہ کی غیر معمولی مقبولیت پر مبارکباد دی۔ دارالسلام کے احباب کے کھانے کا انتظام یہاں کی جماعت نے کیا۔ حاضرین کی تواضع چائے وغیرہ سے کی گئی۔

اکناف عالم میں مساجد کا قیام

اور ایک مخلص بہن کی طرف سے غیر معمولی اخلاص کا نمونہ

سیدنا حضرت اقدس امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود ایدہ اللہ الودود کے ارشاد کی تعمیل میں اکناف عالم میں مساجد تعمیر کروانے کے لئے جہاں جماعت کے مخلص بھائیوں کی طرف سے جذبہ ترقی پذیر ہے۔ وہاں ہماری مخلص بہنیں بھی ایک دوسرے سے آگے بڑھنے میں کوشاں ہیں۔ چنانچہ ہماری ایک مخلص بہن محترمہ مسز شوکت اختر صاحبہ دختر میاں حیات محمد صاحب مرحوم ریٹائرڈ انجینئر اصغر مال روڈ راولپنڈی نے اپنے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی جاری فرمودہ سکیم مساجد ممالک بیرون کے ماتحت اپنی پہلی تنخواہ کا ½ حصہ مبلغ ۵۰/- روپیہ پیش فرمایا ہے۔ فجزاھا اللہ تعالیٰ فی الدارین خیراً۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اپنی راہ میں اس سے بھی بڑھ کر خرچ کرنے اور خدمت دین کے مواقع عطا فرمائے۔ آمین

(وکیل المال اوّل تحریک جدید)

درخواستہائے دعا

(۱) عاجزہ کی اکلوتی بیٹی عزیزہ شمس النساء کچھ عرصہ سے بیمار ہے۔ احباب کرام و بزرگان سلسلہ کی خدمت میں عاجزانہ درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ عزیزہ موصوفہ کو کامل صحت عطا کرے۔ آمین (عاجزہ صدیقہ بی بی احمدی جماعت احمدیہ سونگڑا و اڑیسہ۔ بھارت)

(۲) عاجزہ کے خالو محترم قریشی عبداللطیف صاحب (پنشنر) کی آنکھوں کا اپریشن ہونے والا ہے احباب سے عاجزانہ دعا کی درخواست ہے (مرزا عبدالمنان احمد ڈرگ روڈ کراچی)

(۳) خاکسار کے خلاف ایک مقدمہ دائر ہے۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ مولا کریم مجھے اپنے فضل سے باعزت بری فرمائے۔ آمین (شیخ معراج الدین گوجرانوالہ)

(۴) میری پھوپھی مریم صدیقہ بنت ماسٹر عبدالعزیز صاحب مرحوم کچھ عرصہ سے بہت بیمار ہیں احباب جماعت انکی کامل صحت یابی کیلئے دعا فرمائیں (وسیم احمد خلیل بی اے سی۔ سٹوڈنٹ۔ لاہور)

"تن آسانی چھوڑ کر دیہات میں پھیل جائیں"

ڈاکٹروں کو صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں کی تلقین

لاہور ۱۷ نومبر۔ صدر پاکستان فیلڈ مارشل محمد ایوب خاں نے ڈاکٹروں کو تلقین کی ہے کہ وہ تن آسانی اور بے انداز دولت کمانے کا لالچ چھوڑ کر دیہی بستیوں میں پھیل جائیں۔ ملک کی غریب آبادی کے لئے علاج کو ارزاں اور قابل حصول بنائیں۔ انسانی ہمدردی اور خدا ترسی کا جذبہ پیدا کریں۔ آپ نے عوام سے اپیل کی کہ انفرادی حقوق کے لئے جدوجہد کے دوران اس احساس سے عاری نہ ہوں کہ قوم کی اجتماعی فلاح کے لئے ان پر بھاری ذمہ داریاں عائد ہوتی ہیں۔

صدر پاکستان نے کہا۔ دنیا بھر میں انسانی زندگی کے طور طریقے تیزی سے بدل رہے ہیں پاکستان ان سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہ سکتا دوسرے پیشوں کی مانند ڈاکٹری کو بھی کئی ایسے نئے تقاضوں سے دوچار ہونا پڑے گا جن کے بارہ میں اس مرحلہ پر قیاس نہیں لگایا جا سکتا۔ اس سے پہلے ہم نے اپنے بہت سے قیمتی وقت کا سرمایہ ضائع کر دیا ہے۔ گزشتہ کئی برس میں ایک آزاد ملک کے شایان شان اور قوم کی ضروریات کے مطابق تعمیر نو سے ہم قاصر رہے ہیں۔ اپنی اس کوتاہی کی تلافی ہمیں اب کرنی ہوگی۔ تاکہ ترقی کی طرف سرعت سے بڑھتی دنیا کا ساتھ دے سکیں۔ اس مقصد کے لئے ہر پاکستانی کی مشترک جدوجہد لازم ہے۔ خواہ وہ کسی حیثیت سے اور کسی مقام پر کام کر رہا ہے"

آپ نے قومی نصب العین کی نشاندہی کرتے ہوئے کہا "ہم چاہتے ہیں کہ ایک ایسی زندگی بسر کرنے کا ماحول پیدا کریں۔ جہاں ذہنی مادی، اخلاقی، جسمانی اور روحانی قدروں کے نشوونما ارتقاء کے یکساں مواقع ہوں اسی نصب العین کو حاصل کرنے کے لئے وہ تمام اصلاحات نافذ کی گئی ہیں جو نظم ونسق، صحت، تعلیم، قانون اور زراعت سے متعلق ہیں دوسرا پنج سالہ ترقیاتی منصوبہ بھی ان اجتماعی مساعی کے رخ متعین کرتا ہے۔ جو ہمیں خوشحالی کی جانب لے جائیں گی۔

صدر پاکستان نے قومی تعمیر نو کے لئے ان لوگوں کی صفات کا ذکر کیا۔ جن میں حب وطن اور خدمت انسانیت کے ترقی پذیر رجحانات ہیں اور کہا۔ ڈاکٹروں پر یہ ذمہ داری عائد ہوتی ہے کہ وہ اس فرض کو پورا کریں اور قومی مقاصد کی تکمیل میں اپنی زندگی وقف کرنے کے جذبہ سے سرشار ہو جائیں۔

معاشرہ میں ڈاکٹروں کے فرائض کی مزید وضاحت کرتے ہوئے صدر پاکستان نے کہا۔ سب سے پہلی بات یہ ہے کہ نئے تربیت یافتہ ڈاکٹروں کو اپنی طبیعت کے اس میلان پر قابو پانے کی ضرورت ہے کہ وہ دور افتادہ دیہات میں جانے سے اجتناب کرتے ہیں۔ کیونکہ وہاں زندگی کی آسائشیں شہروں کی نسبت ناپید ہیں۔ انہیں اس حقیقت کو نظر انداز نہیں کرنا چاہیئے کہ پاکستان کی بیشتر آبادی دیہات اور چھوٹی چھوٹی بستیوں میں رہ کر سخت محنت کرتی ہے۔ مگر اس جفاکشی کے باوجود ان کے پاس اتنا سرمایہ نہیں ہوتا کہ صحت و صفائی اور وسائل آمد و رفت پر صرف کر سکیں۔ لیکن یہ امر واقع ہے کہ شہروں کے نظر فریب حسن اور گہما گہمی پر فخر و ناز انہی دیہاتیوں کا رہین احسان ہے دیہی آبادی ہماری اقتصادی زندگی میں ریڑھ کی حیثیت رکھتی ہے۔ اگر ہماری کسی فروگذاشت اور عدم توجہ سے یہ ۔۔۔ ۔ اور بوسیدہ ہو گئی تو قومی زندگی کا سارا شیرازہ بکھر جائے گا اور ملکی معاشرے کی عمارت ریزہ ریزہ ہو جائے گی۔ اسلئے یہ انتہائی ضروری ہے کہ ہم دیہاتیوں کی صحت اور فلاح بہبود کے لئے اپنی امکانی کوشش صرف کر دیں۔ صدر نے ڈاکٹروں سے اپیل کی کہ وہ اپنے آرام یا زیادہ روپیہ کمانے کی آرزو کو اجتماعی بھلائی کے لئے تیاگ کر دیہات میں جائیں۔ صدر محمد ایوب خاں نے اس ضمن میں اور مشکلات پر بھی روشنی ڈالی۔ جو ملک کی غریب آبادی کو علاج کے دوران پیش آتی ہیں۔ آپ نے کہا "طبی امداد کم سے کم قیمت کے عوض لوگوں کو مہیا کی جائے۔ بدقسمتی یہ ہے کہ بے اندازہ دولت کمانے کی بری عادتوں نے معاشرتی زندگی کے ہر شعبہ کو اتنا متاثر اور آلودہ کر دیا ہے کہ انسانی خدمت کے ادارے بھی محفوظ نہیں رہے۔ محدود تجارتی اغراض کے تحت کسی پیشہ میں کوئی قباحت نہیں ہے۔ لیکن ڈاکٹروں کو ڈھیروں دولت پیدا کرنے کے لالچ سے گریز یقینی طور پر کرنا چاہیئے۔ میں اسلئے اس پر زور دیتا ہوں کہ غربت سے پامال لوگ ہی ۔ ۔ دوم بیماریوں کے مقابلہ میں ناتواں، خستہ اور ضعیف ثابت ہوتے ہیں۔ لیکن افلاس کے مارے یہی انسان اچھے ڈاکٹروں کے مشوروں اور علاج کی سہولتوں سے محروم رہتے ہیں۔ انہیں اس چکر سے بچا کر علاج کی آسائشیں مہیا کرنے کے لئے کوئی الگ قانون نافذ کیا جا سکتا ہے اور نہ کوئی ضابطہ رائج کرنا سود مند ہوگا۔ بلکہ اس صورت حال سے ڈاکٹر عہدہ برآ ہو سکتے ہیں۔ وہ اپنے لئے خود ہی ضابطہ اخلاق وضع کریں۔ اور اس پر سختی سے کاربند ہوں اور محض روپے کی غلامی کو اپنی زندگی کا مقصد نہ بنائیں"

صدر پاکستان نے ڈاکٹروں کو مشورہ دیا کہ وہ اپنے علم و فن کو مزید آراستہ کرنے کے لئے انسانوں سے محبت، ابتلا زدوں پر شفقت اور خدا کا خوف اپنے دلوں میں پیدا کریں۔ یہی صفات انسانی تعلقات کو مستحکم بنانے میں سب سے زیادہ کارآمد ہیں اور ڈاکٹروں کو ان خصوصیات سے بہرہ ور ہونے کی ضرورت اس لئے بھی ہے کہ ان کے پیشہ کی اساس انسانی ہمدردی اور خدا ترسی پر ہے۔

وصیت

ذیل کی وصیت منظوری سے قبل شائع کی جا رہی ہے۔ اگر کسی کو اس وصیت پر کسی جہت سے اعتراض ہو۔ تو وہ بہشتی مقبرہ ربوہ کو ضروری تفصیل کے ساتھ مطلع فرمائیں۔ (سیکرٹری مجلس کارپرداز ربوہ)

نمبر ۱۵۸۶۳ میں مشتاق احمد مرزا ولد گلزار حسین مرزا قوم مغل چغتائی پیشہ طالب علم عمر ۲۰ سال تاریخ بیعت پیدائشی احمدی ساکن دوالمیال ضلع جہلم صوبہ مغربی پاکستان بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۲۷ ستمبر ۱۹۶۰ء حسب ذیل وصیت کرتا ہوں۔

میری جائیداد اس وقت کچھ نہیں کیونکہ میرے والد بزرگوار بفضل خدا زندہ ہیں میرا گزارہ ماہوار آمد پر ہے جو کہ جیب خرچ کے طور پر والدین کی طرف سے مبلغ پانچ روپیہ ہے میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی۔ اس کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کرتا رہوں گا اور اگر کوئی جائیداد اس کے بعد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو دیتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ نیز میری وفات پر جسقدر ترکہ ثابت ہو اس کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی

راقم الحروف مشتاق احمد مرزا ولد گلزار حسین مرزا حال حویلیاں ضلع ہزارہ معرفت گلزار حسین مرزا اسسٹنٹ انسپکٹر ریلوے ڈی حویلیاں

العبد مشتاق احمد مرزا ولد گلزار حسین مرزا۔ گواہ شد غلام حسین بقلم خود ولد رحیم بخش پریذیڈنٹ انجمن احمدیہ حویلیاں

گواہ شد سید ولایت شاہ ولد سید رمضان شاہ مقام حوم انسپکٹر (؟) کارکن دفتر وصیت ۲۰/۹

انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ کا دورہ

مجالس خدام الاحمدیہ ضلع ملتان مطلع رہیں

مکرم چوہدری بدر سلطان صاحب اختر انسپکٹر خدام الاحمدیہ مرکزیہ مجالس ضلع ملتان کے معائنہ کے لئے بتاریخ ۱۹/۱۱/۶۰ روانہ ہو رہے ہیں۔ ان کے دورہ کا تفصیلی پروگرام درج ذیل ہے۔ جملہ مجالس ان تاریخوں میں پڑتال کرانے کی تیاری کریں۔ ایسے مواقع پر قائدین اور دیگر عہدیداروں کو کوشش کر کے موجود رہنا چاہیئے تا انسپکٹر کی آمد سے فائدہ اٹھایا جا سکے۔

(معتمد خدام الاحمدیہ مرکزیہ ربوہ)

نمبر شمار	نام مجلس	تاریخ
۱	خانیوال	۲۰/۱۱/۶۰
۲	چک ۳۴/۱۰-R	۲۱/۱۱/۶۰
۳	چک ۹۱/۱۰ الف محمود آباد	۲۲/۱۱/۶۰
۴	چک ۱۲۰/۱۰-R	۲۳/۱۱/۶۰
۵	موضع کرموں والا	۲۴/۱۱/۶۰
۶	چاہ احمد یار والہ	۲۶/۱۱/۶۰
۷	ملتان شہر	۲۷/۱۱/۶۰
۸	ملتان چھاؤنی	۲۹/۱۱/۶۰
۹	چاہ بوجا گو والا	۱/۱۲/۶۰
۱۰	بنگلہ گھوڑے والا	۲/۱۲/۶۰
۱۱	لودھراں	۳/۱۲/۶۰
۱۲	جلہ آرائیں	۴/۱۲/۶۰
۱۳	چک ۳۶۶	۵/۱۲/۶۰
۱۴	دنیا پور	۶/۱۲/۶۰
۱۵	دارتھ	۷/۱۲/۶۰
۱۶	چک ۱۴۴ W.B	۹/۱۲/۶۰
۱۷	" ۲۲ W.B	۱۰/۱۲/۶۰
۱۸	" ۵۲۹ W.B	۱۱/۱۲/۶۰
۱۹	بورے والا	۱۲/۱۲/۶۰

درخواست دعا

میرے تایا زاد بھائی نورالحق خان صاحب کے بیوی بچے ان کے پاس دارالسلام مشرقی افریقہ جانے کے لئے مورخہ ۹/۱۱ کو کراچی سے روانہ ہو چکے ہیں۔ چونکہ وہ اس سفر میں اکیلے ہی ہیں۔ لہذا احباب ان کے بخیر و عافیت پہنچنے کے لئے دعا فرمائیں۔

عبدالرحمن خان کوئٹہ

اعلان ولادت

خاکسار کو اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے مورخہ ۵/۱۰ کو بچی عطا فرمائی ہے۔ نیز میرے بڑے بھائی عبدالسلام صاحب کو بھی لڑکا عطا فرمایا ہے۔ بزرگان سلسلہ اور درویشان قادیان کی خدمت میں ہر دو کیلئے درازی عمر اور خادم دین بننے کے لئے درخواست دعا ہے۔

(خاکسار عبدالرحمن خان ایجنٹ اخبار الفضل کوئٹہ)

ثانوی تعلیمی بورڈ کے زونل ٹورنامنٹ منعقدہ ربوہ کا دوسرا دن

(بقیہ صفحہ اول)

تعلیم الاسلام کالج ربوہ نے باسکٹ بال کا فائنل میچ جیت کر زونل چمپئین شپ کا امتیاز حاصل کیا۔ علاوہ ازیں والی بال میں وہ رنرز اَپ رہا۔ مزید برآں کالج کی ٹیم فٹ بال کے فائنل میں پہنچی ہوئی ہے۔ جس کا ابھی فیصلہ ہونا باقی ہے کیونکہ کل جو فائنل میچ ہوا تھا وہ ہار جیت کا فیصلہ ہوئے بغیر ختم ہو گیا۔ اور دونوں ٹیمیں ایک دوسرے کے خلاف کوئی گول نہیں کر سکیں والی بال میں زونل چمپئین شپ کا امتیاز گورنمنٹ کالج سرگودہا کے حصہ میں آیا۔

ٹورنمنٹ کے اختتام پر تقسیم انعامات کی رسم محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) نے ادا فرمائی۔ تقسیم انعامات سے قبل آپ نے ٹورنامنٹ میں شریک کھلاڑیوں کے مارچ پاسٹ کی سلامی لی۔ تمام کالجوں کی ٹیمیں اپنی اپنی وردیوں میں ملبوس اپنے اپنے کالج کا جھنڈا ہاتھوں میں لئے ایک خاص ترتیب کے ساتھ سلامی دیتی ہوئی اسٹیج کے سامنے سے گزریں جہاں محترم صاحبزادہ صاحب موصوف نے کھڑے ہو کر سلامی لی۔

بعد ازاں مکرم چوہدری محمد علی صاحب ایم۔ اے صدر ٹورنامنٹ کمیٹی نے حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے ٹورنامنٹ میں شریک جملہ ٹیموں ان کے ممبران اسٹاف اور ریفری صاحبان کا انکی تشریف آوری اور گہری دلچسپی پر شکریہ ادا کیا نیز آپ نے مکرم صاحبزادہ مرزا انور احمد صاحب افسر مہمان خانہ صدر انجمن احمدیہ کا بھی خاص طور پر شکریہ ادا فرمایا جنہوں نے اس موقع پر مہمان نوازی کے فرائض ادا فرمائے۔

بعد ازاں محترم صاحبزادہ مرزا ناصر احمد صاحب ایم۔ اے (آکسن) پرنسپل تعلیم الاسلام کالج نے چمپئن قرار دی جانے والی ٹیموں اور رنرز اَپ میں انعامات اور سرٹیفکیٹس تقسیم فرمائے جس کے بعد ثانوی تعلیمی بورڈ کے زونل ٹورنامنٹس اور ان کی تقریبات اختتام پذیر ہوئیں۔ ٹورنامنٹس کے دوسرے اور آخری روز جو فائنل میچ ہوئے ان کے نتائج درج ذیل ہیں:-

باسکٹ بال

باسکٹ بال کا فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج سرگودہا کے درمیان ہوا۔ اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج کی ٹیم نے ۵ کے مقابلہ میں ۱۶ پوائنٹ سکور کر کے نمایاں کامیابی حاصل کی۔ اور وہ زونل چمپئین قرار پائی۔ ٹی۔ آئی کالج کے سعید احمد (کیپٹن) خالد تاج اور ابن رفعت کا کھیل بہت پسند کیا گیا۔ گورنمنٹ کالج جھنگ کے محمد اسلم (کیپٹن) اور محمد اسلم (سیکرٹری) نے بھی اچھے کھیل کا مظاہرہ کیا۔ دونوں ٹیموں کے اچھے کھلاڑیوں کا انفرادی سکور حسب ذیل رہا۔

تعلیم الاسلام کالج ربوہ:- سعید احمد (کیپٹن) ۴، خالد تاج - ۴، ابن اسد رفعت (سیکرٹری) ۱۱

گورنمنٹ کالج سرگودہا:- محمد اسلم (کیپٹن) ۲ محمد اسلم (سیکرٹری) ۲۔

اس میچ میں ریفری کے فرائض باسکٹ بال کے مشہور کھلاڑی عباس حسین صاحب آف لاہور نے ادا کئے۔

والی بال

والی بال کا فائنل میچ تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج سرگودہا کے درمیان کھیلا گیا اس میں یکے بعد دیگرے چار گیمیں ہوئیں ان میں سے ایک گیم تعلیم الاسلام کالج نے اور تین گورنمنٹ کالج سرگودہا نے جیتیں چنانچہ وہی چمپئن قرار پایا اور ٹی۔ آئی کالج رنرز اَپ رہا۔ گورنمنٹ کالج سرگودہا کے فیاض احمد اور محمد نواز اور ٹی۔ آئی کالج کے ممتاز احمد اور عنان محمد کا کھیل بہت پسند کیا گیا اس میچ میں تعلیم الاسلام کالج اور گورنمنٹ کالج سرگودہا کا سکور علی الترتیب حسب ذیل رہا:-

(۱) ۹—۱۵ (۲) ۱۵—۹ (۳) ۸—۱۵ (۴) ۷—۱۵۔

اس میچ میں ریفری کے فرائض چوہدری محمد شریف صاحب نشتر اور مسٹر سمیع اللہ نے ادا کئے۔

فٹ بال:- فٹ بال کے فائنل میچ میں تعلیم الاسلام کالج اور

۴۴ گورنمنٹ کالج جھنگ کی ٹیمیں ایک دوسرے کے مقابل پر تھیں اور تھیں بھی نقطۂ اولی سے آخر تک دونوں ٹیموں نے ایک دوسرے کا ڈٹ کر مقابلہ کیا اور دونوں نے ہی ایک دوسرے کو سبقت لیجانے نہ دی آخر تک کوئی ٹیم بھی دوسرے پر گول نہ کر سکی آخر میں منٹ زائد دئے گئے۔ اس پر بھی فیصلہ نہ ہو سکا۔ اور میچ بے نتیجہ ہی رہا۔ اب دونوں ٹیمیں اور کسی روز ایک دوسرے کے مقابل آئیں گی۔ اور ہار جیت کا فیصلہ ہوگا۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

اعلان نکاح

میرے لڑکے قریشی محمد یونس صاحب ایم۔ ایس سی۔ ایل ایل۔ بی کا نکاح محترمہ نجمہ عزیزہ صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد العزیز صاحب "دار البرکات" لائلپور سے بعوض مہر تین ہزار روپیہ مکرم شیخ محمد احمد صاحب مظہر ایڈووکیٹ امیر جماعت احمدیہ لائلپور نے بعد نماز جمعہ ۱۱/۴ کو مسجد احمدیہ لائلپور میں پڑھایا۔ احباب سے اس رشتہ کے جانبین کے لئے بابرکت اور مثمر ثمرات حسنہ ہونے کے لئے دعا کی درخواست ہے۔ (قریشی محمد صادق محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ)